پیارے بھولے!

کتنے نادان تھے نا تم؟ تمہیں لگا کہ یہ لوگ، یہ خبیث خبیث لوگ حقیقتاً "خیر" کے حامل ہیں۔ تم نے ان کی مشین نما معاشرے سے یہ کلی اخذ کیا تھا نا کہ یہ لوگ ہی اس دنیا میں فلاح و عروج پا چکے ہیں۔ اور تو اور تمہیں تو یہ بھی یقین ہو گیا تھا کہ یہ "عظیم" لوگ، جو اپنی ٹیکنولوجی کے بغیر ایک لمحہ بھی بسر نہیں کر سکتے، جو اپنے ہی کام کے تلے دب کر طرح طرح کے منشیات کے ذریعے چھٹکارا ڈھونڈتے ہیں، یہ تمہاری نظر میں ابدی سعادت کے مستحق ہیں؟ جبکہ وہ اخروی حیات کے تصور کے ہی منکر ہیں۔ تمہاری عقل پر آفرین! تمہیں واقع یہ پختہ اعتقاد تھا نا کہ یہ نسل کش، جابر لوگ "حقیقی اسلام" پر عمل پیراں ہیں؟ تمہیں یہ بات لگتے ہوئے ذرا سی بھی شرم نہیں آئی؟ بھلا تم زمین کے اندر کیوں نہیں دھنسے ایسی بیہودہ بات کرنے کے بعد! کیا تمہاری ہٹ دھرمی کی کوئی حد بھی تھی؟ بار بار تم یہ بد بخت جملے دہراتے رہے، کہ "مغرب میں ہی حقیقی اسلام ہے، ہمیں انہی کی تقلید کرنی چاہیئے"۔ تمہارے آقا و مرشد سالوں سے ہمیں قتل کرتے رہے، ہمارے ملکوں کو نیست و نابود کرتے رہے، ہماری روایت کو جڑوں سے اکھاڑتے چلے گئے، اور اپنا گھٹیا فلسفہ اور پست عادات ہم پر تھوپتے چلے گئے! لیکن اس سب کے باووجود بھی تمہارے اس عقیدے میں ذرہ برابر تنزلی نہیں آئی ۔ضرورت کی اشیا مہنگی سے مہنگی ہوتی چلی گئیں۔ خاندان ہمارے ٹوٹتے چلے گیئے، ہماری ساخت مزید بگڑتی چلی گئی، مگر تمہاری چاپلوسی، تمہاری اندھی تقلید، اور تمہاری ان کے لیئے تعظیم میں ذرا سی بھی کوتاہی صادق نہیں آئی۔ ان کے ہاں نیچ سے نیچ ملحدانہ افکار وجود پذیر ہوتے رہے۔ ان کی زبانوں سے ہمارے پیغمبر ﷺ کے بارے میں ہر قسم کی غلاظت صادر ہوتی رہی۔ مگر تم پھر بھی ٹس سے مس نہ ہو سکے۔ ان ظالموں نے ماحول اپنی لا متناہی ہوس کے بھینٹ چڑھا دیا، یہاں تک کہ آلودگی

ہمارا مقدر بن گئ، اور سانس لینا بھی محال ہو گیا۔ لیکن افسوس کہ یہ بھی ناکافی تھا تمہارے ایمان پر ضرب لگانے کے لیے۔ تمہارا اور تمہارے بچوں کا حلیا انہوں نے سنوار دیا، یہاں تک کہ تم اپنی تاریخ، ثقافت، اور سب سے اہم اپنے ہی مذہب سے باغی ہو گئے۔ جو باغی بننے سے محفوظ رہا وہ تا موت شرمندگی میں جینے لگا، خواہ مغرب میں ہو یا مشرق۔لیکن اس تباہکاری کے گواہ ہونے کے باوجود تم پھر باز نہ آئے یہ کہنے سے کہ حقیقی اسلام مغرب میں ہے! اب دیکھو کیسے ان کا گھنونا چہرہ منکشف ہو رہا ہے۔ یاد رکھو یہ پہلی مرتبہ نہیں ہو رہا، اس سے قبل بھی بہت دفع ان کے ناپاک عزائم ظاہر ہوئے تھے، لیکن تب تم نے حالتِ غنودگی میں رہنے کو ترجیح دی۔ مگر اس دفع کی بات تو کچھ اور ہے، یہ تو تم بھی مانو گے، ہیں نا؟ جس بے باکی سے وہ اب سب کچھ کر رہے ہیں، منافقت برتنے کی بھی زحمت نہیں کر رہے۔ دو لاکھ سے زائد ہمارے بھائیوں، بہنوں، اور بچوں کا قتلِ عام لائیوسٹریم کیا گیا، ان کی چیخ و پکار کا تمسخر اڑایا گیا، ان کی نسل کشی کو بقاِ مغربی تہذیب کے لئے لابدی قرار دیا گیا، وہی مغربی تہذیب جس کا حصہ بننے کے لئے تم مری جا رہے ہو۔ دیکھا نہیں تم نے کہ غزہ میں کتنے ہی ایم بی بی ایس، اور پی ایچ ڈی یافتہ ہمارے بھائی بہن تھے جن کو تمہارے آقاؤں نے پلک جھپکنے میں شہید کر دیا؟ تمہیں کیا لگتا ہے تم ان کے نشانے سے مستثنیٰ ہو گئے ہو؟ اب ان کی نگاہیں ہمارے ایک اور برادر ملک کی طرف مبذول ہیں۔ ان کی بربادی دیکھنے کے بھی خواہشمند ہو تم کیا؟ آخر میں ذرا دیکھو کہ یہ ایپسٹین کا معاملہ بھی کتنا دلچسپ ہے! مغرب ہم پر فحاشی کے الزمات لگاتا رہا، ہمیں عیاش کہتا رہا، ہمارے پیغمبرؐ کے بارے میں کیا کچھ نہیں بکتے رہے، اور دیکھو خود کیا نکلے! فرعون سے بھی پست! بچوں تک کو نہیں چھوڑا ان ظالموں نے، کیا اب بھی تم مسحور رہو گے؟ کیا اب بھی ان کے گن گانا چاہتے ہو؟ اس سب کے ہو جانے کے بعد بھی کیا تمہیں یہ ذلت کی نیند ہی مطلوب ہے؟

نوٹ: یہ تحریر لکھتے وقت ابھی ایران کی جنگ شروع نہیں ہوئی تھی، بلکہ اس کے وقوع کے آثار نمایاں ہو چکے تھے۔ اب جبکہ جنگ چھڑ چکی ہے، تو پھر وہی لائن پیٹی جا رہی ہے، عورتوں کا تحفظ، دنیا کی حفاظت، فلانا، ڈھماکا۔ حقیقت یہ ہے کہ کچھ عرصے سے دنیا تباہی کے دہانے پر کھڑی تھی، بس تیلی لگانے کی دیر تھی۔ اب یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ تیلی لگ چکی ہے۔